

انتقاد

غیر الفرائد معروف بشرح منظومة حکمت امور عامہ جوہر و عرض

تألیف: حاجی ملا نادی سبزداری - ۱۴۸۹ق

پہ تحقیق: پروفیسر مهدی محقق، تهران - پروفیسر ہیکر ایزد تو -

کتاب مذکور امور عامہ پر "جوہر و عرض" کی شرح میں ایک ضمیم کتاب ہے۔ یہ کتاب ایک ایرانی عالم ملا نادی سبزداری بن الحاج محمدی کی تصنیف ہے، جو کہ علاقہ سبزدار کے سر برآورده تابعیتیوں میں تھے۔

اپ نے کئی گرانقدر تالیفات یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے کچھ تو مستقل رسالے ہیں اور کچھ شروع و خاتمی ہیں۔ ان کی تالیفات میں سے بعض قوزری درج سے آراستہ ہو چکی ہیں اور بعض ابھی تک اہل علم کے کتب خانوں کی نزینت ہیں۔ مطبوعات میں ایک کتاب اصرار الحکم ہے۔ ان کی دوسری کتاب غیر الفرائد ایک منظوم رسالہ ہے جس میں انہوں نے الہاب حکمت کی پوری تشریح کی ہے۔ یہ رسالہ مندرجہ ذیل سات مقاصد پر مشتمل ہے۔

- ۱- امور عامہ۔
- ۲- ربانی (خصوصیات) الہیات۔
- ۳- طبیعتیات۔
- ۴- معاد۔
- ۵- هنمات (خوابیا)
- ۶- اخلاق۔

مصنف خود اس رسالہ کے عنوان کے متعلق لکھتے ہیں:-

سبیت هذا غیر الفرائد اور عنت فیها عقد المعاشر
میں نے اس رسالہ کو غیر الفرائد کے عنوان سے مولع کیا ہے اور اس میں میں نے معاشر کی مدد میں

باتیں ذکر کی ہیں۔

اس رسالہ پر عربی زبان میں کئی شریحیں اور تعلیقیں لکھی گئی ہیں۔ جو رسمے کے مطلب کو سہل الفہم بنادیتی ہیں۔

ڈاکٹر مہدی محقق صاحب بھی اس رسالہ کے شارح ہیں۔ انہوں نے اپنی شرح کے علاوہ کچھ اور شریحیں اور تعلیقات بھی شامل کر دی ہیں۔ بعض تعلیقات و حواشی وہ ہیں جو خود اس رسالہ کے معنف الحاج بزرداری نے لکھے ہیں۔ اور بعض تعلیقات وہ ہیں جن کو ہیدھی اور آمنی نے لکھا ہے۔

ڈاکٹر مہدی محقق تهران یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور تهران کے مؤسسه الدراسات الاسلامیہ کے مدیر بھی ہیں۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ (انگریزی زبان میں) کے پاتر طبقہ ہوا ہے۔ جسے پروفیسر رشی بیکو ایزو تو نے لکھا ہے۔ پروفیسر موصوف جاپان کے شہر کنی اوکی کی یونیورسٹی میں بطور مہماں آئے ہوئے ہیں۔ اور کینیڈا کی میک گیل یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔

اس مقدمہ میں فاضل پروفیسر نے مرحوم بزرداری کے افکار کی وضاحت کی ہے۔ اور ان کے افکار کا جمنی، فرانس اور بریک کے بعض مفکریں کے افکار کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس نے مرحوم بزرداری کے اسلام کی بھی تعریف کی ہے، جنہوں نے سرزنش ایلان میں نصف کی غرض و غایت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

الحاج بزرداری کی شخصیت فلاسفہ، علماء اور صوفیار، سب کے نزدیک بلند پایہ سمجھی جاتی ہے۔

اس رسالہ کی عربی شرح ص ۲۵ سے لے کر ص ۱۸۸ تک ہے۔ اور اس پر جو حاشیے اور تعلیقات لکھے گئے ہیں وہ ص ۱۹۱ سے لے کر ص ۲۵۸ تک پہنچتے ہیں۔ اور انگریزی مقدمہ ۱۵۲ صفحات پوشتمل ہے اس کا انگریزی ترجمہ اور عربی اصطلاحات ص ۱۹۱ سے لے کر ص ۴۷۲ تک ہے اور فہرست کمیت ص ۹۷ تک ہے۔

اس رسالہ میں ذریعہ بحث خلصیاً اور مباحثہ دہی ہیں جن کو مشائخ رسمیں

ابن سينا نے اختیار کیا ہے۔ چنانچہ متاخرین میں سے شیخ نصیر الدین طوسی، شیخ الاشراق صوفی سہروردی، صوفی ابن عربی، (متکلم) فخر الدین رازی، ملا باقر میر داماد اور ملا صدر را جیسے حضرات نے اسی شیخ پر اپنے افکار کا تجزیہ کیا ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ہم مبشر قبین نے فلسفہ و حکمت پر علم اٹھایا ہے۔ ان کو یہ صغیر ہندوستان اور بلاد ایران کے متاخرین منکروں کی کتابوں کے مطالعے کا مو قعہ نہیں ملا، اور وہ بلاد مشرق کے ان منکرین کے افکار سے روشناس نہ ہو سکے جنہوں نے الہیات، طبیعتیات اور کلام پر عذر اور دقیقہ سنچ بخشیں کی ہیں۔ مثال کے طور پر قطب الدین رازی، ملا صدر الدین شیرازی، ملا عبد العکیم سیانکوٹی، ملا محمود جو پوری، ملا محب اللہ بہادری، ملا عبد العلی بھر العلوم، فضل امام خیر آبادی اور عبد الحق خیر آبادی کی تالیفات سے انہیں کوئی آگئی نہیں۔

اس رسائلے کا انگریزی مقدمہ بے حد مقید ہے۔ اس میں پہلی بار پورپ اور امریکہ کے حکماء کو دعوت دی ہے کہ وہ مشرقی مالک کے منکرین و حکماء کی ان بیش قیمت تالیفات سے استفادہ کریں، جن سے مشرق میں حکمت و نلسپہ کا ارتقاء ہو۔

ہم مسلمانوں کے لئے یہ موقع فرم ہوا ہے کہ ہم دنیا کے خاص میدانِ نکریں اور عام علمی مخالف میں اپنے اسلام کے افکار اور ان کی مسامی جیلیہ کو پیش کریں۔

ہم دیکھ سہے ہیں کہ اغیار (مغربی لوگوں) کی نظریں ہمارے اسلام کے ان عجیب افکار پر بار بار پڑ رہی ہیں۔ جو انہوں نے مشرقی مالک میں اپنی تالیفات کی صورت میں یادگاریں چھوڑی ہیں — یہ جدوجہدیح انگریزی ترجمہ دنیا بھر میں ہمارے اسلام کے افکار سے روشناس ہونے کی طرف پہلا قدم ہے۔ آخر میں ہم دونوں ف Gundar جاپانی پر نیسیر جناب تو شیکوہی تو، اور پر نیسیر مہدی محقق کے مشکوہ ہمیں جنہوں نے اس رسائلے کے عربی متن اور عربی شرح کی تحقیق میں کوئی دقیقہ فرو لگداشت نہیں کیا۔

اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فرزندانِ قوم نے اس بیش تیمت تالیف کو نشر کر کے سر زمین ایران کے تاریخ نلسپہ و حکمت کے میان میں کا درود لئے کھوں دیا ہے اور نتیجتہ اس کے تدبیم خزانوں سے روشناس اور بہرہ اور فرد ہونے کے لئے

ہے سلسلہ حکمت ایوانیہ کے نام سے ایک انجمن بنائی ہے جو کہ احمد باسٹی ہے۔
مدرسہ سعیر حسن مخصوصی

(شاہ ابوالحسنین حبیب علی شاہ نے علی سلارڈ میں منتقل کیا)

تادیل تنزیل | مؤلفین: قرآن ترسی د علامہ عرشی امر قسری۔ پڑھ: کتب خانہ
شرف الرشید، شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ، صفحات ۱۲۲، قیمت دو روپے۔ ساغدہ انجمن
طباعت گوارا۔

ذیرِ تبصرہ کتاب کے پہلے حصے بہائی مذہب کا پس منظر اور پیش رفت، (صفحہ ۷ تا ۶۳) کے
مؤلف قرآن ترسی ہیں۔ حرف آغاز اور کتاب کا دوسرا باب، جو پوری کتاب کا ہم نام (تادیل تنزیل)
ہے، جناب عرشی امر قسری کا تحریر کردہ ہے۔ اساحیلیوں، باییوں اور بہائیوں کے عقائد ان
مذہب کی کتب کے خواہی سے بیان کئے گئے ہیں، ان سب فرقوں کو عربی اسلام کے خلاف
بھی رو عمل بتایا گی اور تلقین کی گئی ہے کہ بقول ملام اقبال ۷

از خیالاتِ جسم باید حذر

کتاب میں اہل تشیع اور قادر یا نیوں کا بھی ضمناً ذکر موجود ہے۔

باب اول میں مرتضیٰ علیٰ محمد باب کے دعوؤں پر سیر حاصل بحث کے بعد بہادر اللہ ربانی کے
ایک مرید کے ادعائے نبوت اور بہائی مذہب کے خدوخال نایاب کئے گئے ہیں۔ بہادر اللہ کے
رویٰ حکومت کے آزاد کار بنتے، بہائی مذہب کے سجیت سے مشاہد ہونے، بہائی تشریعوں میں لائف اور
اور زمامہ سازی کے اصولوں کی موجودگی نیز بابت اور بہائیت کے سراپا تاویل پذیر حقائق اس
باب میں مطالعہ کئے جا سکتے ہیں۔

باب دوم میں ایلانیوں کی عرب دشمنی اور مذکور فرقوں کے عجیب دغرب تادیلی مقائد میں
ماخوذ و مصادر کے مندرج ہوئے ہیں۔ کتاب کا مقصد تالیف یہ بیان ہوا ہے کہ کم پڑھے بھی
فرغت بندی کے شکار اور قرآن مجید کے بھی گیر اور ابدی رہنمائی سے ناطق، مسلمانوں کو تاریخی
فرقوں کے گرد کم دخندوں، خصوصاً بہائی مصنفوں کے اثرات سے بچایا جاسکے۔